61

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۲۳۸	مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء	یوم چہار شنبہ	مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے

آج تحقیقاتی کمیشن کے ممبران قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔ شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے لاہور۔ اور میاں غلام محمد صاحب اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے کارکن منتخب کرنے کی غرض سے چالیس امیدواروں کا امتحان لیا۔ اور انہیں انٹرویو کا موقعہ دیا۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر تحقیقاتی کمیشن بوجہ علالتِ طبع شامل نہ ہو سکے۔ کل مبلغین کلاس کے لئے کمیشن انتخاب کرے گا۔

آج منیر ہاکی ٹورنامنٹ شروع ہوا۔ اور پہلا میچ عصر کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ اور مشن ہائی سکول دھاری وال کے درمیان ہوا۔ باوجود وقت بڑھانے کے دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خیر و برکت کا دن چڑھنے کیلئے ہر روز دعا کرو

"تم نہیں جانتے۔ کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے۔ تم اپنے مولےٰ کی جناب میں تضرع کرو۔ کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔" (کشتی نوح)

نشہ کی تمام چیزیں ترک کردو

"اے عقلمندو۔ یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی۔ اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا۔ اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔" (کشتی نوح)

غیر اللہ کی طرف جھک کر الٰہی غیرت کو مت بھڑکاؤ

"جیسے ایک مردِ غیور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی۔ کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے۔ اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا۔ بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کی ہے۔ جب عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مد مقابل ہیں۔ وہ پسند نہیں کر سکتا۔ کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جائے۔ یا پکارا جائے۔" (تقریر لاہور)

مجاہدات سے اپنے نفس کو دبلا کرو

"نجات کے طلبگار کو خدا کی راہ میں نفس کے شتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دبلا کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی خطوط سے موٹا ہے۔ تب تک یہ شریعت کے پاک راہ سے گذر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

تنویرِ قلب کے لئے سنوار کر نمازیں پڑھو

"میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں۔ کہ بدستور رو بدنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار ہیں۔ اور انہیں نہیں معلوم۔ کہ وہ نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں۔ اور استغفار کیا چیز ہے۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آ رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؛

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آ گیا ہے اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؛

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؛

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے تا کہ اللہ تعالےٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے ؛

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؛

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر انکے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؛

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے۔ انکی اعانت یقیناً ترقیٔ درجات کا موجب ہو گی ؛

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؛

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؛

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؛

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

اخبار احمدیہ

شیعہ تنظیمی کانفرنس میں تقریر

۲۵-۲۶ ستمبر کو فیروزپور کے شیعہ احباب کی طرف سے ڈسٹرکٹ شیعہ تنظیمی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں شہر کے مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اس موضوع پر تقریریں کیں۔ کہ ملک کی موجودہ بدامنی اور بے چینی کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے تقریر کی۔ آپ نے پہلے ملک کی اس عالمگیر بدامنی اور بے چینی کے اصل اسباب بیان کرتے ہوئے قرآن کریم کی متعدد آیات کو پیش کیا جس سے ملک کی بدامنی دور ہو سکتی ہے۔ آپ کی تقریر کا موضوع ہر لحاظ سے برمحل تھا جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ نامہ نگار

درخواست دعا

بابو محمد امین کلرک لاہور کی لڑکی امۃ النصیر ۶ ماہ سے بیمار ہے نیز بابو صاحب کو بواسیر اور وجع المفاصل کی بہت تکلیف ہے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان نکاح

۲۵ ستمبر کو شیخ عبد القادر صاحب ولد شیخ عبد الرب صاحب لائلپور کا نکاح سعیدہ بیگم بنت بابو غلام رسول صاحب لاہور سے پانصد روپیہ مہر پر مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے پڑھا۔ قاضی محمد نذیر لائل پور

ولادت

عبد السمیع صاحب کپورتھلوی کے ہاں نواسہ محمد پریل صاحب کیال ڈیرہ کے ہاں لڑکا۔ بابو محمود احمد صاحب ناصر کے ہاں لڑکا اور مولوی ابو الفضل صاحب قادیان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ؛

دعائے مغفرت

سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر شاہجہانپور کا ۱۵ ستمبر کو انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے ؛

خاکسار شیخ الطاف حسین قادیان

دعائے نعم البدل

بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر قادیان کا لڑکا اور ماسٹر مولاداد صاحب مدرس تار اگڑھ متصل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

62

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۶ھ

کانگرس کو مسلمانوں کے متعلق کیا کرنا چاہئیے؟

کانگرس اس وقت تک عام مسلمانوں میں کیوں اپنا اعتماد پیدا نہیں کر سکی۔ اور انہیں اپنی خیر خواہی اور ہمدردی کا یقین نہیں دلا سکی۔ اس کی وجہ ایک کانگرسی نے کانگرس کے حامی اخبارات میں جو بیان کی ہے اور اس سلسلہ میں بیان کی ہے۔ کہ مسلمانوں میں کانگرس کس طرح اثر و رسوخ حاصل کر سکتی ہے۔ خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"کانگرس اور مسلمانوں کے درمیان جو خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ وُہ صرف اس طرح سٹائی جا سکتی ہے کہ مسلمان عوام سے براہ راست تعلق پیدا کیا جائے۔ اور ان کی اقتصادی ابتری کو دُور کرنے کی مسلسل اور ان تھک کوششیں کی جائیں۔ لیکن ان صُوبوں میں جہاں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کانگرس کے لیڈروں کے منافع اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ کہ عام مسلمانوں کی اقتصادی ابتری دُور کی جائے۔ بنگال میں جیسا کہ ہمیشہ ہوا ہے۔ کانگرس میں ہندو زمیندار گھسے رہے۔ اور مسلمان کاشت کاروں سے سیاسی ملاپ پیدا کرنے کی تمام صورتوں سے بھاگتے رہے۔ پنجاب میں کانگرس کی باگ خاص طور پر مہاجنوں کے ہاتھوں میں رہی۔ ان لوگوں نے کانگرس کو کبھی اس بات کا موقعہ نہیں دیا۔ کہ وُہ کاشتکاروں کو ان کی اقتصادی پریشانیوں (مثلاً قرضہ) کی بنا پر منظم کریں۔ سندھ میں کانگرس شہر کے تاجروں کی چھوٹی سی جماعت میں پھنس کر رہ گئی۔ ان لوگوں کے پاس زمینیں بھی تھیں۔ اور مہاجنی بھی کرتے تھے۔ وہاں کاشتکاروں کی تنظیم کیسے ہو سکتی تھی"۔

کانگرس کے اس وقت تک کے طریق عمل کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کے درست ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ اور اب جبکہ اس کوتاہی اور غلطی کو پوری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور ادھر مسلمانوں کو کانگرس کی جدوجہد میں شریک کرنے کی ضرورت بشدت سمجھی جا رہی ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس غلطی کا ازالہ نہ کیا جائے۔ جو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کانگرس پر سرمایہ داروں کا قبضہ نہ ہو۔ اور اسے سرمایہ داروں کے مفادات کے لئے استعمال نہ کیا جائے بلکہ مفلوک الحال لوگوں کا زیادہ خیال رکھا جائے۔

یہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمان جہاں جہاں اقلیت میں ہیں۔ وہاں تو ان کی فاقہ مستی بالکل عیاں ہے ہی۔ لیکن جہاں وُہ اکثریت میں ہیں۔ وہاں بھی نہایت تنگ دست اور غربت زدہ ہیں۔ کانگرس اگر ان کو اپنی خیر خواہی اور رواداری کا یقین دلانا چاہتی ہے۔ تو اس کی ایک ہی صُورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ جو دیواریں زمیندار اور مہاجن طبقہ نے جن کی کانگرس میں اکثریت ہے۔ اپنے اور غریب طبقہ کے درمیان کھڑی کر رکھی ہیں۔ خاص کر ان صوبوں میں جہاں کاشت کاروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان کو گرا دینا چاہئیے اور عملی طور پر ان لوگوں کو فائدہ پہنچانا چاہئیے۔ یعنی ان کے مطالبات ان کی ضروریات۔ اور ان کی مشکلات ان کی زبانی سُن کر ان کے دُور کرنے کی جدوجہد کو اپنے پروگرام میں داخل کرنا چاہئیے۔ اور جہاں تک ان کا تعلق کانگرس سے وابستہ کہلانے والوں کے ساتھ ہو۔ فوراً دُور کر دینا چاہئیے۔ ورنہ اگر ان کی مشکلات۔ اور مصائب میں کمی نہیں آ سکتی۔ اور وُہ دُور نہیں کی جا سکتیں۔ تو انہیں کیا؟ ہندوستان میں کانگرس کی حکومت ہو۔ یا نہ ہو۔

کانگرس کے ارباب حل و عقد کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ مسلمانوں کو نظر انداز کر دینا ان کے حقوق۔ اور مفادات کے متعلق عملی طور پر انہیں اطمینان نہ دلانا۔ اور ایسا طریق عمل اختیار نہ کرنا جس سے مسلمان کانگرس کو اپنی خیر خواہ سمجھنے لگیں۔ کسی صُورت میں بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر کانگرس خود اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے لگے۔ تو اسے ہندوستان میں اپنے حقوق حاصل کرنے میں بہت آسانی ہو جائے۔

کالجوں میں سٹرائیک کی وبا

سٹرائیک مغربی تہذیب کی پیداوار ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں اسے مغرب کی اقتصادی و معاشرتی تعمیر کا ایک جزو لاینفک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سٹرائیک کی وبا ہندوستان کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی میں بھی داخل ہوتی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ تعلیمی اداروں تک پھیل چکی ہے۔ چنانچہ پنجاب میں تھوڑے ہی عرصہ میں بعض اس قسم کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ طلباء کے سر پر بھی سٹرائیک کا بھوت رفتہ رفتہ سوار ہو رہا ہے۔ لیکن سٹرائیک چونکہ ایک نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ اور تمدنی، معاشرتی اور تعلیمی لحاظ سے نقصان رساں چیز ہے۔ اس لیے اس کا پھیلنا پنجاب کے لئے خوش آئند نہیں ہو سکتا۔ ضرورت ہے۔ کہ جہاں طلباء سٹرائیک کو نقصان رساں طریقِ عمل سمجھتے ہُوئے اس سے احتراز کریں۔ اور اپنے مطالبات منوانے کے لئے آئینی ذرائع استعمال کریں۔ وہاں ذمہ وار اصحاب بھی اس وبا کو روکنے کی کوشش کریں۔

کانگرس اور گائے

کانگرس کے دو ذمہ وار لیڈروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب کے ہری پور میں کانگرس کا جو سالانہ اجلاس ہونے والا ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر دودھ اور گھی کا انتظام اس طرح کیا جائیگا۔ کہ کم از کم پانچ سو گائیں مہیا کی جائیں گی۔ اس کے لئے باشندگان صوبہ بمبئی سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ جن اصحاب کے پاس اچھی گائیں ہوں۔ وُہ یا تو ایک گائے دے دیں۔ یا ایک سو روپیہ نقد عطا کریں۔ جس سے اچھی قسم کی گائے خریدی جا سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی نے بھی اس تجویز کی تائید کی ہے۔

پانچ سو گائیں مہیا ہونا تو کوئی مشکل نہیں۔ اور اس طرح کانگرس کے اجلاس کے ساتھ ہی ایک اچھا خاصہ گئوشالہ بھی کھل جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ تجویز گائے پرستی کے جذبہ کے ماتحت نہیں کی گئی۔ بلکہ اقتصادی لحاظ سے خالص دودھ اور گھی کی خاطر کی گئی ہے۔ تو [illegible] نظر انداز [illegible]

منصب حکم اور غیر مبائعین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود کی بعثت کی خوشخبری

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امتِ محمدیہ کو مسیح موعودؑ کی بعثت کی خوشخبری دیتے ہوئے جہاں اس کے مہتم بالشان کارناموں کا احادیث میں اجمالاً ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اُسے حَکَماً عَدلاً قرار دے کر اس کے اس منصب کو بیان کیا ہے۔ کہ وُہ دُنیائے مذاہب کے اختلافات کو دُور کرے گا۔ اور اندرونی و بیرونی مناقشات میں ان کی صحیح راستہ کی طرف راہنمائی کرے گا :

حکم اور رسُول متحد المعنی الفاظ ہیں

آج غیر مبائعین قرآن کریم کے ارشادات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ نہیں تھے۔ حالانکہ اگر وُہ صرف اسی بات پر غور کرتے۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح موعود کو حکم قرار دیا ہے تو وہ آپ کی نبوت و رسالت کا انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکتے۔ یہ امر کسی صاحب عقل سلیم سے مخفی نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلامی اصطلاح میں حَکَم اسے کہتے ہیں جس کا فیصلہ تمام لوگوں کے لئے مسلّم ہو۔ جس کی آواز کے مقابلہ میں تمام آوازیں نیچی ہو جائیں۔ اور جس کے ایک کلمہ کے مقابلہ میں تمام دنیا کی تحریریں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی قدر و قیمت نہ رکھتی ہوں۔ اب حکم کی اس تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم پر جب غور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یہ منصب کس شخص کا قرار دیتا ہے تو وہاں صاف الفاظ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ وہ یہ منصب رسول اور نبی کا قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب ع) کہ خدا اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو اپنی رائے کے دخل کا اختیار نہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ جب خدا اور اس کا رسول مومنوں کو کوئی بات کہے۔ تو ان کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ کہیں سمعنا واطعنا۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۵ سورہ نور ع) کہ تیرے رب کی قسم اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ لوگ ہرگز ایماندار نہیں کہلا سکتے۔ جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم قرار نہ دیں۔ اور پھر تو جو فیصلہ کرے اسے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ بلکہ بشاشت اور خوشی سے اسے تسلیم کریں اور گو نظام کے لحاظ سے خلیفۂ وقت کی بھی نبی کی نیابت میں یہی پوزیشن ہوتی ہو مگر اصل حَکَم نبی ہی ہوتا ہے اور خلیفہ اسکا ظل ہوتا ہے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ مسیح موعودؑ حکم ہوگا۔ بالفاظ دیگر اپنے اندر یہ مفہوم بھی رکھتا تھا۔ کہ مسیح موعود خدا کا رسول ہوگا۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ کہ اس سے اختلاف رکھے غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکماً عدلاً کے الفاظ میں آپ کے منصب حکم اور منصب رسالت کا اکٹھا ذکر کر کے مسلمانوں کو اس امر کی تلقین کی کہ وہ آپ کی کامل اطاعت کریں۔ اور ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہوں مسیح موعود کے فیصلہ کو دیکھیں اور پھر وہ جو فیصلہ دے۔ اسے بخوشی تسلیم کریں۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ایک نہایت ہی قابل قدر فرمان تھا۔ مگر افسوس جب خدا کا مسیح خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے مبعوث ہوا۔ تو لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور بجائے آپ کے دعاوی کو تسلیم کرنے کے آپ پر کفر کے فتوے لگائے تب آپ نے پھر اپنے منصب حکم کی توضیح کی اور مسلمانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا :۔

وقد ورد فی اخبار خیر الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات ان المسیح یرفع الاختلافات ویجعلہ اللہ حکماً فیما شجر بین الامۃ من اختلافات الآراء والاعتقادات فالذین یحکمونہ فی تنازعاتھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضٰی لرفع اختلافاتھم بل یقبلونہ لصفاء نیاتھم فاولٰئک ھم المومنون حقاً واولٰئک من المفلحین (نجم الہدیٰ ص۱۲) یعنی احادیث میں آیا ہے۔ کہ ان اختلافات کو جو امت محمدیہ میں پیدا ہو جائینگے۔ خود مسیح آکر رفع کریگا اور خدا اس کو امت محمدیہ کے آراء و اعتقادات کے جھگڑوں کو مٹانے کے لئے حکم مقرر کرے گا۔ پس جو لوگ اس کو حکم مانینگے۔ اور اس کے فیصلہ سے تنگ دل نہیں ہونگے۔ اور صفائی نیت سے اُسے قبول کرینگے۔ وہی سچے مومن ہونگے۔

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

جب کسی شریعت میں بہت سے اختلاف پیدا ہو جائیں تو وہی اختلافات طبعاً چاہتے ہیں۔ کہ ان کے تصفیہ کے لئے کوئی شخص خدا کی طرف سے آوے کیونکہ یہی قدیم سے سنت اللہ ہے۔ جب یہودیوں میں بہت سے اختلاف پیدا ہوئے تو ان کیلئے حضرت عیسیٰ حَکَم بن کر آئے۔ اور جب عیسائیوں اور یہودیوں کے باہمی تنازعات بڑھ گئے۔ تو ان کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی طرف سے حَکَم مقرر ہو کر مبعوث ہوئے اب اس زمانہ میں دنیا اختلافات سے بھر گئی۔ ایک طرف یہودی کچھ کہتے ہیں اور عیسائی کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں الگ باہمی اختلافات ہیں۔ اور دوسرے مشرکین سب کے برخلاف رائیں ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس قدر نئے مذاہب اور نئے عقائد پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ گویا ہر ایک انسان ایک خاص مذہب رکھتا ہے اس لئے بموجب سنت اللہ کے ضروری تھا۔ کہ ان سب اختلافات کا تصفیہ کرنے کیلئے کوئی حکم آتا۔ سو اسی حَکَم کا نام مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا گیا۔ یعنی باعتبار خارجی نزاعوں کے تصفیہ کے اس کا نام مسیح ٹھیرا اور باعتبار اندرونی جھگڑوں کے فیصلہ کرنے کے اسکو مہدی معہود کر کے پکارا گیا۔"

حقیقۃ الوحی ص۴۳

تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں :۔

"اس زمانہ کے بعض نادان کئی دفعہ شکست کھا کر پھر مجھ سے حدیثوں کی رو سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ یا بحث کرانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ مگر افسوس کہ نہیں جانتے کہ جس حالت میں وہ اپنی چند ایسی حدیثوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے جو محض ظنیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں۔ اور نیز مخالف اسکے اور حدیثیں بھی ہیں اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھہراتا ہے تو پھر میں ایسے روشن ثبوت کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں جسکی ایک طرف قرآن شریف تائید کرتا ہے اور ایک طرف اس کی سچائی کی احادیث صحیحہ گواہ ہیں۔ اور ایک طرف خدا کا وہ کلام گواہ ہے جو مجھ پر نازل ہوتا ہے اور ایک طرف پہلی کتابیں گواہ ہیں۔ اور ایک طرف عقل گواہ ہے اور ایک طرف وہ صدہا نشان گواہ ہیں جو میرے ہاتھ سے ظاہر ہو رہے ہیں

63

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حدیثوں کی بحث طریق تصفیہ نہیں ہے۔ خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے۔ کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور **جو شخص حکم ہو کر آیا ہے۔ اس کا اختیار ہے۔ کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے۔ اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے"۔**

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۰ طبع دوم)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ طبع دوم صفحہ ۲۷)

الہدیٰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حکم کی موجودگی میں جو کہ معصوم ہے اپنی دماغی متفرق آراء کی (حکم کی رائے چھوڑ کر) اتباع کرنا حرام ہے"۔

(الہدیٰ حاشیہ صفحہ ۹)

پھر ایک موقعہ پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے تو یہ امر دور از ادب ہے کہ وہ اس قسم کی باتیں پیش کریں۔ یا ان کے وہم میں بھی ایسی باتیں آئیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ خدا تعالےٰ کی تفہیم اور اشارہ سے کرتا ہوں۔ پھر کیوں اس کو مقدم نہیں کرتے۔ اور پیشگوئی سمجھ کر اس کی عزت نہیں کرتے۔ **جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھے حکم عدل ٹھہرایا ہے۔ اور تم نے مان لیا ہے۔ پھر نشانہ اعتراض بنانا ضعف ایمان کا نشان ہے۔ حکم مان کر تمام زبانیں بند ہو جانی چاہئیں** جب تک خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ حکم کی بات کے سامنے اپنی زبانوں کو بند نہ کرو گے۔ وہ ایمان پیدا نہیں ہو سکتا جو خدا چاہتا ہے۔ اور جس غرض کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ ... مجدد صاحب کے مکتوب دوم میں صاف لکھا ہے کہ مسیح جو کچھ بیان کرے گا۔ وہ اسرار غامضہ ہوں گے۔ اور لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔ حالانکہ وہ قرآن سے استنباط کرے گا۔ پھر بھی لوگ اس کی مخالفت کریں گے۔ اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو۔ کہ تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے۔ تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے۔ کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ **لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے۔ تو پھر اس کے حکم اور فعل کے آگے سامنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ تا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت کرنے والے ٹھہرو۔** رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں۔ کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ وہ حکم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوتی تو کب ہوگی۔ یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا۔ کہ ایمان بھی ہو۔ اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ میں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ اور صادق تلاش کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ اس وقت اور صادق مل نہیں سکتا۔ پھر اگر دوسرا کوئی صادق نہ ملے اور نہیں ملے گا۔ تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں جو رسول اللہ نے مجھ کو دیا ہے۔ جس نے مجھے تسلیم کیا اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اور بھی بدقسمت ہے۔ حجج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائے گا۔ اور یہاں تک بھی کہا جائیگا۔ **کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔** اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں۔ ان شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے۔ جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ دے۔ اور اس کی بجائے یہ فکر کرے۔ کہ کیا سچا ہے یا نہیں بعض امور ایسے شان کے سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے۔ بلکہ منتظر رہتے تھے۔ اور جرأت سوال کرنے کی نہ کرتے تھے۔ میرے نزدیک اسلم طریق یہی ہے کہ ادب کرے۔ جو شخص آداب النبی کو نہیں سمجھتا اور اس کو اختیار نہیں کرتا۔ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے"۔

(تقریر حضرت اقدس بر مضمون جمع صلوتین مندرجہ کتاب فتاویٰ احمدیہ)

پھر فرماتے ہیں:۔

"بعض چالاک مولوی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آسمان سے بھی اترے۔ اور یہ کہے کہ فلاں فلاں حدیث جو تم مانتے ہو صحیح نہیں ہے۔ تو ہم کبھی قبول نہ کریں گے۔ اور اس کے منہ پر طمانچہ ماریںگے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ہاں حضرات آپ کے وجود سے یہی امید ہے۔ مگر ہم بادب عرض کرتے کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے۔ اس کے ذرا معنے تو کریں۔ ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے۔ کہ حکم اس کو کہتے ہیں۔ کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے۔ اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ جو شخص خدا کی طرف سے آئے گا۔ وہ آپ کے طمانچے کھانے کو تو نہیں آئے گا۔ خدا تعالےٰ اس کے لئے خود راہ نکال دے گا۔ جس شخص کو خدا نے کشف اور الہام عطا کیا۔ اور بڑے بڑے نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اور قرآن کے مطابق ایک راہ اس کو دکھلا دی۔ تو پھر وہ بعض ظنی حدیثوں کے لئے اس روشن اور یقینی راہ کو کیوں چھوڑیگا۔ اور کیا اس پر واجب نہیں ہے۔ کہ جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے اس پر عمل کرے۔ اور اگر خدا کی پاک وحی سے حدیثوں کا کوئی مضمون مخالف پائے اور اپنی وحی کو قرآن کے مطابق پائے اور بعض حدیثوں کو بھی اس کی مؤید دیکھے۔ تو ایسی حدیثوں کو چھوڑ دے۔ اور ان حدیثوں کو قبول کرے۔ جو قرآن کے مطابق ہیں۔ اور اس کی وحی کی مخالف نہیں مجھے حیرت ہے کہ ایڈووکیٹ صاحب (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) کس قسم کی طبیعت رکھتے ہیں۔ کہ یہ تو آپ مانتے ہیں۔ کہ پہلے اولیاء ایسے گذرے ہیں۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے صحیح حدیث کو غلط ٹھہراتے اور غلط کو صحیح ٹھہراتے تھے۔ مگر آپ کو شرم آتی ہے۔ کہ یہ مرتبہ مسیح موعود کو بھی جو حکم ہے عنایت کریں... آپ تو اقرار کر چکے ہیں۔ کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روائت کی ہے۔ اور اہل کشف زندہ حی و قیوم سے سنتے ہیں۔ پس آپ کا اس شخص کی نسبت کیا خیال ہے جس کا نام حکم رکھا گیا ہے۔ یہ مرتبہ اس کو حاصل نہیں۔ جو آپ دوسروں کے لئے تجویز کرتے ہیں"۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

اسی طرح "نزول المسیح" میں فرماتے ہیں:-

"جبکہ مسیح موعود کا نام حکم ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے بہتّر فرقوں میں فیصلہ کرے۔ اور بعض خیالات رد کرے۔ اور بعض کی تصدیق کرے۔ یہ کیونکر ہو سکے۔ کہ جو حکم کہلاتا ہے وہ تمہارا سب رطب و یابس کا ذخیرہ مان لے۔ اور پھر اس کے وجود سے فائدہ کیا ہوا۔ اور کس وجہ سے اس کا نام حکم رکھا گیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ رطب و یابس کے ذخیرہ میں سے بعض رد کرے۔ اور بعض قبول کرے۔ اور اگر سب کچھ قبول کرتا جائے۔ تو پھر حکم کس بات کا ہوا۔" (صفحہ ۳۲ و صفحہ ۲۵)

غیر مُبائعین کا افسوسناک شیوۂ تحقیر

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا اور اس کے رسول نے حکم قرار دیا ہے۔ اور آپ کے تمام فیصلوں کو خوشی اور بشاشت سے تسلیم کرنا ہر سچے مومن کا فرض ہے۔ مگر افسوس غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن معنوں میں ہرگز حکم تسلیم نہیں کرتے۔ جن معنوں میں آپ نے خود اپنے آپ کو حکم قرار دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک دفعہ لکھا:-

"امتی کا فیصلہ بحیثیت حکم کے تب آخری سمجھا جائے گا۔ جب قرآن و حدیث سے مدلل اور مستحکم ہو۔ اور قرآن و حدیث اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوں۔ ورنہ اس کی ذاتی رائے ہوگی۔" (پیغام صلح ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء)

اسی طرح "پیغام صلح" نے لکھا:-

"حکم عدل کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہر ایک بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حکم عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر امن ہی اٹھ جاتا ہے۔" (پیغام صلح نمبر ۸۶ و ۸۷ - جلد ۵)

آہ! کس قدر افسوسناک امر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہ فرمائیں۔ کہ حکم کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے۔ ناطق سمجھا جائے گا۔ اور غیر مبائعین یہ کہیں کہ اگر ایسا مانا جائے۔ تو امن ہی اٹھ جاتا ہے۔ یہ غیر مبائعین کی ایمانی حالت ہے۔ اور اسی سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کس قدر ایمان اور آپ کے درجہ کا کس قدر احترام ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ متعدد امور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے خلاف عقیدہ رکھتے اور نہایت بے باکی سے اپنے اجتہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد سے زیادہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ آپ کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے اور زندہ ہی نکلے۔ آپ کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ مگر غیر مبائعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمۃ القرآن میں ان تینوں امور کے خلاف رائے زنی کر چکے ہیں۔ گویا وہ عظیم الشان انسان جس کے قدموں کے طفیل انہیں روحانیت حاصل ہوئی۔ جس کی خوشہ چینی سے وہ علم دین حاصل کر سکے۔ اور جس کے احسانات کے بارِ گراں سے ان کی کمر جھکی ہوئی ہے۔ اسی کے خلاف لب کشائی۔ اسی کے عقائد کی تغلیط اور اسی کے منصب کی تحقیر غیر مبائعین کا شیوہ ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس بات کا نعوذ باللہ امکان ہے۔ کہ قرآن کچھ کہے اور مسیح موعود کچھ کہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اور فرمائیں۔ اور مسیح موعود کچھ اور ہدایت دے۔ جن لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایمان اتنا کمزور اور اس قدر خدشات و توہمات سے بھرا ہوا ہو۔ ان کی احمدیت یقیناً ایک قشر ہے۔ جس میں مغز نہیں۔ اور ایک جسد ہے۔ جس میں جان نہیں۔

جداگانہ طریقِ انتخاب اور ہندو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ہندو جو بزعم خود سب سے بڑے قوم پرست۔ اور ملک کے بہی خواہ ہیں۔ برطانوی حکومت میں۔ ہاں ایسے صوبوں میں جہاں ان کی اکثریت ہے۔ جداگانہ طریقِ انتخاب کی محض اس لئے مذمت کرتے ہیں۔ کہ اس میں سے انہیں فرقہ وارانہ بُو آتی ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ملکی۔ اور اجتماعی رُوح مفقود ہوتی ہے۔ قومی۔ اور ملکی مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جماعتی رنگ اور وسعتِ قلبی و ہم مشربی جو ہمارے ملک کا طغرائے امتیاز ہونا چاہیئے۔ پیدا نہیں ہو سکتی۔ گویا مخلوط انتخاب کے حامل اور علمبردار حامیانِ جداگانہ انتخاب کو "فرقہ پرست" اور ملک کے دُشمن قرار دیتے ہیں۔ اور مسلمان ملک کی خدمت کے جذبہ سے عاری۔ اس کی بہتری کا اشد ترین دُشمن۔ اور سیاسیات سے محض نابلد اس لئے قرار پاتا ہے۔ کہ وہ مخلوط انتخاب کی مذمت کرتا ہے۔

بظاہر تو یہ دلیل نہایت وزنی نظر آتی ہے۔ اور ہندوؤں کا مسلمانوں کو مطعون قرار دینا معقول معلوم ہوتا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ ہندو اس اصل کی صرف وہاں اور اس حد تک پابندی کرتے ہیں۔ جہاں تک یہ ان کے مفاد کے مطابق ہو۔ جب اور جہاں کہیں یہی "مخلوط انتخاب" ان کے مفاد کے خلاف ہو۔ وہاں یہ مذموم اور ناقابلِ عمل ہو جاتا ہے۔

میرے اس بیان کی تائید اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۹ - اکتوبر ۱۹۳۷ء میں شائع شدہ ایک رپورٹ سے ہوتی ہے۔ جو کپورتھلہ سٹیٹ کے نظم و نسق سے متعلق ہے۔ "سول" کے رپورٹر کا بیان ہے۔ کہ جب مسٹر جسٹس کولڈسٹریم سابق جج ہائیکورٹ ریاست کے چیف منسٹر بن جائیں گے۔ تو ان کے عہد میں اس مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ مخلوط طریقِ انتخاب کی تجویز سٹیٹ گورنمنٹ نے ۱۹۳۳ء میں کی تھی۔ اس کو کہاں تک عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ اس تجویز پر چار۔ پانچ سال کے بعد دَورِ جدید میں دوبارہ غور کرنے کی اس لئے ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ کہ اب تک ریاست کی اقلیت جو ہندوؤں اور سکھوں پر مشتمل ہے۔ اس تجویز کی مخالفت کرتی رہی ہے۔

گویا جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہو۔ وہاں تو "مخلوط انتخاب" ایک ملکی خدمت بہترین دستور العمل اور ملکی مفاد کی تکمیل کرنے والا۔ اور اس کا مخالف "فرقہ پرست" اور "تنگ نظر" ہے۔ لیکن برعکس اس کے جہاں ہندوؤں کی اقلیت ہو۔ (جیسا کہ مثال کے طور پر ریاست کپورتھلہ میں) وہاں مخلوط انتخاب ناقابلِ عمل۔ اور رد کرنے کے قابل۔ اور وہاں جداگانہ انتخاب۔ ہاں وہی طریق جس کی دوسرے علاقوں میں جی بھر کر مذمت کی جاتی ہے۔ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کیا ہی معقول نظریہ۔ اور کیا ہی اچھوتا اصل ہے۔

ہندو بھائیوں کی اسی ذہنیت۔ اور بے اصولے پن نے ہمسایہ اقوام کو اس امر پر مجبور کر رکھا ہے۔ کہ وہ ملک اور اتحاد کے نام نہاد علمبرداروں پر اعتماد نہ کریں۔ اور اس وقت تک کہ انہیں یقین نہ ہو جائے۔ کہ مرکزی حکومت اور ہندوستان کے بیشتر صوبوں کی حکومت میں ان کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی۔ جداگانہ انتخاب کی تائید میں مصر رہیں۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم (بی - اے) قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاسدانِ محمود

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی غلط بیانیوں کی تردید

مطالبہ حلف سے انحراف

چند دن ہوئے میں نے اپنے ذاتی علم کی بناء پر جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کار میں سے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور دو ایک اور افراد سے حلفیہ شہادت مؤکد بعذاب کا مطالبہ اس لئے کیا تھا۔ کہ جو مخالفت وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کر رہے ہیں۔ وہ ذاتی بغض و عناد کی بناء پر ہے۔ نہ کہ بطور محقق۔ اگر وہ ذاتی بغض و عناد پر مخالفت نہیں کر رہے تو وہ میرے تحریر کردہ الفاظ میں مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں۔ پھر اگر ایک سال میں خدا تعالےٰ کی گرفت سے بچے رہے۔ تو بے شک وہ اس الزام سے بری ہوں گے۔ کہ وہ محض ذاتی عناد اور بغض کی بناء پر مخالفت میں مصروف ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو خاموشی اختیار کر لی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا دل بغض و عناد محمود سے لبریز ہے۔ البتہ سید اختر حسین صاحب مبلغ نے یہ لغو اور بے ہودہ جواب تحریر کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ اور خاکسار ان کی بیعت سے وہ حلف اٹھائیں گے۔

ڈاکٹر محمد حسین صاحب کا مضمون

جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے "محبانِ محمود" کے عنوان سے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۷ء میں "ایک غلط اعتراض کا جواب" تحریر کیا ہے۔ مگر اس میں بھی وہ اصل امر کی طرف متوجہ تک نہیں ہوئے۔ کہ ان سے کیا مطالبہ کیا گیا۔ اور اس کا کیا جواب ہے وہ توجہ کر بھی نہ سکتے تھے۔ کیونکہ بغض و عناد میں وہ اپنے امیر سے کم نہیں اس وقت میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ کہاں تک حق و صداقت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

سب سے پہلے تو ڈاکٹر صاحب نے وہی رونا رویا ہے۔ جس کو اہل پیغام کے ہر مضمون کا سرنامہ کہنا چاہیئے۔ کہ محمودیوں نے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیم کو ترک کر دیا۔ حضرت صاحب کو مجدد سے نبی بنا دیا۔ آپ کے خاندان کو خاندانِ نبوت لکھنا شروع کر دیا۔ خاتم النبیین کے بعد اجرائے نبوت اور تکفیر اہل قبلہ کو روا رکھا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی ایسی نہیں۔ جس کا جواب سینکڑوں مرتبہ نہ دیا جا چکا ہو۔

آپ فرماتے ہیں محبان علی اور محبانِ اہل بیت تو سنا کرتے تھے۔ مگر یہ گروہ محب اہل بیت نیا پیدا ہو گیا۔ غالباً آپ چونکہ سید ہونے کے مدعی ہیں آپ کے کان صرف "محبان علی" اور "محبان اہلِ بیت" سے ہی آشنا تھے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں "اہلِ بیت" کا لفظ اور "خاندانِ نبوت" کا لفظ ناگوار طبع ہے۔ حالانکہ خاندان نبوت اور اہلِ بیت کے الفاظ کوئی نئے نہیں۔ اہلِ بیت کا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں موجود ہے۔ چنانچہ الہام ہے انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا دیکھو کتاب البشرےٰ جلد ۲ صفحہ ۲۲-۲۵-۱۲۶) خاندان نبوت کا لفظ بے شک ایڈیٹر صاحب الحکم نے استعمال کیا۔ مگر اس وقت جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بقید حیات موجود تھے۔ اگر یہ لفظ ناجائز اور ناروا طور پر استعمال ہوتا رہا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں نہ روکا۔ جبکہ آپ خود الحکم کا مطالعہ فرماتے تھے۔ پھر آپ میں سے کوئی شخص کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نوٹس میں یہ بات نہ لایا۔

سابقہ واقعات

ڈاکٹر صاحب نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ذاتی عناد ہے۔ اس کے متعلق اگر تاریخی واقعات اجلاس ہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان یاد دلائے جائیں۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے وہ توبیخی کلمات جن کے آپ اور خواجہ صاحب مخاطب رہا کرتے تھے دہرائے جائیں یا آپ کا وہ مکالمہ جو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں آپ کے مکان پر حضرت نور الدین اعظم کی وفات سے کچھ ہی عرصہ قبل خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ سے میری موجودگی میں ہوا جس سے آپ کا بغض و عناد خاندانِ نبوت اور بالخصوص حضرت محمود احمد سے ظاہر تھا پیش کریں۔ تو شائد ہم لمبی بحث میں پڑ جائیں۔ بہتر تھا کہ آپ ہمارے تحریر کردہ الفاظ میں حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر چند سطور میں اعلان کر دیتے۔ پھر اگر خدا تعالےٰ آپ کو بری کر دیتا۔ تو آپ سچے اور آپ پر بغض و عناد کا الزام لگانے والے جھوٹے ثابت ہو جاتے۔ مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ کیونکہ واقعات گزشتہ آپ کے سامنے تھے۔ اور آپ کی ضمیر ملامت کر رہی تھی۔ اس واسطے آپ اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اور نہ ہو سکتے تھے۔

صریح غلط بیانی

آپ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے غلط عقائد کی تردید کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم آپ پر بغض و عناد محمود کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ بات ہوتی۔ تو ہم اپنے الزام لگانے والوں اور اعتراض کرنیوالوں کے بارہ میں ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ہم ہر شخص کے بارہ میں ایسا نہیں کرتے۔

ڈاکٹر صاحب ہمارے عقائد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا باعث ٹھہراتے ہیں۔ اور ہم ان کے عقائد کو حقیقی اسلام کے منافی اور اس کے لئے موجب توہین و عار سمجھتے ہیں۔ پھر فرق کیا رہا کہ ہم عقائد کی تردید کرنے کی وجہ سے غیر مبایعین کو حاسد قرار دیں۔ ہم تو انکے مشن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے صریح خلاف جانتے ہیں۔ ان کا حضرت عیسےٰ کا باپ یقین کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ نہ ماننا اور ایک نبی کے منکر کو مسلمان کہنا مکفرین و مکذبین کے جنازے پڑھنا احمدیت کے صریح منافی ہے۔

پیر پرستی کا جھوٹا الزام

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں مومن صرف خدا تعالےٰ سے محبت کرتا ہے۔ مگر مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اس واسطے "محبانِ محمود" ہوئے۔ ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادا یحبونھم کحب اللّٰہ والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ کے ماتحت مشرک اور پیر پرست بے شک ہر مومن کو خدا تعالےٰ سے محبت ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے بلکہ اشد حبا للّٰہ ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کے بعد محبت کے اور درجے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے بعد سب سے زیادہ محبت کے قابل وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت کے ساتھ ہی آپ سے بھی محبت رکھنا ہر مومن کی خاص علامت ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وحی الٰہی ہے ھذا رجل یحب رسول اللّٰہ (البشرےٰ حصہ اول جلد ۲ صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محب کیا۔ بلکہ عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہم سب احمدی محبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب کے زعم میں ہم مشرک اور پیر پرست ہیں۔ تو ہم کو یہ شرک مبارک ہے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح بخاری میں روائت ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ مجھکو اپنے والد اور والدہ اور سب پیاروں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔ اور ہم آپ کو ایسا ہی جانتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ پس ہم محبان احمد بھی ہیں۔ اور خدا کرے کہ ہم الہام انی معک و مع اھلکؑ مع کل من احببت کے مصداق ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین سے محبت اور اس کی اطاعت کے باعث ہمیں جو محبان محمود کہے اس کے شکر گذار ہیں۔ لیکن اس بنا پر جو ہمیں مشرک کہے۔ اسے جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہیں۔ ہمیں تو قرآن کتاب اللہ سے بھی محبت ہے والدین سے بھی۔ اپنے بیوی بچوں سے بھی رشتہ داروں سے بھی اور دوستوں سے بھی محبت ہے۔ پھر کیا یہ سب علامات شرک ہیں۔ اور غیر مبایعین ان سے بری۔ یعنی انہیں نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ قرآن سے نہ اپنے والدین سے نہ بیوی بچوں سے نہ دوستوں اور آشناؤں سے

نبی اور مامور کی اولاد سے محبت

ڈاکٹر صاحب اپنی قرآن دانی کے زعم میں ایک عجیب نکتہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آپ نے بارہا قرآن کریم پڑھا اور اس کے مطالب پر غور کیا۔ مگر آپ کو کہیں نظر نہ آیا۔ کہ کسی نبی اور مامور کی اولاد سے بھی محبت کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔

مگر میں پوچھتا ہوں۔ کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ اس کے خلاف تو ضرور ڈاکٹر صاحب نے پڑھا ہوگا۔ کہ اولاد نبی سے بغض رکھنا عین توحید اور مسلمانوں کا فرض اولین ہے۔ کوئی ایک آیت ہی لکھی ہوتی۔

پھر کیا ہم یہ کہتے میں حق بجانب ہوں گے کہ ڈاکٹر صاحب ان کے امیر صاحب اور دوسرے ساتھی حضرت فاطمہ رضؓ اور حضرت امام حسن رضؓ اور حضرت امام حسین رضؓ سے محبت نہیں رکھتے۔ بلکہ یزید کی مساعی جمیلہ کے شکر گذار ہیں۔ کہ اس کی دور اندیش نگاہ نے اہل پیغام کی طرح پہلے ہی تاڑ لیا تھا۔ کہ اولاد نبی کا وجود موجب شرک و پیر پرستی اور غیر اللہ سے محبت کا باعث ہوگا۔ لہٰذا بغرض قیام توحید حضرت امام حسین کو معہ اولاد قتل کر کے شرک کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔

میں پوچھتا ہوں۔ کیا قرآن کریم میں یہ آیت موجود نہیں لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ (سورہ شوریٰ) اگر ہے تو اس کے کیا معنے ہیں۔ حاشیہ جلالین پر کمالین صفحہ ۴۰۲ میں یہ معنے لکھے ہیں۔ (روی انہا لما نزلت قیل یارسول اللہ من قرابتک ھو وجبت علینا مودتھم قال علی و فاطمہ وابناھما او (رواہ ابن ابی حاتم)

پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے کیا معنے ہیں۔ کہ انی ترکتُ فیکم الثقلین۔ کتاب اللہ و عترتی کتاب سے محبت اور اس کی اطاعت تو مسلم بین الفریقین ہے۔ مگر عترتی کے بارہ میں آپ ہی کچھ فرمائیں۔ کہ وہ کون سے افراد ہیں۔ یاد رکھئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی دلدجان کر آپ پر ایمان لائے۔ اس سے محبت رکھتے اور اس کی اطاعت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے منکر نہیں لیکن اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی اولاد بھی ہوتی اور صحیح معنوں میں جانشین ہوتی تو ہم اس سے بھی ضرور محبت کرتے۔

احمدیت کی بنیاد محبت پر

دراصل سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ہی محبت پر ہے۔ اگر ہم کو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء سے محبت نہ ہو تو کس تلوار نے ہمارے مال اور دل ان کے قبضہ میں کر دئے ہیں۔ وہ محبت ہی تھی۔ جس نے حضرت عبد اللطیف حضرت نعمت اللہ خاں حضرت عبد الحکیم اور حضرت قاری نور علی وغیرہ شہداء کو درجہ شہادت دلایا۔ اور ظاہری سیاست اور حکومت ان کو مرعوب نہ کر سکی۔ پس محبانِ محمدؐ و محبانِ احمدؑ و محبانِ محمود ہونا ہمارے لئے کوئی قابل ندامت امر نہیں۔ بلکہ موجب فخر ہے۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہوں۔ تو جنوری ۱۹۰۳ء سے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اور رسول ہوں۔ پیغمبر آخر زمان ہوں۔ موعود نبی ہوں۔ لیکن اگر ہم آپ کو ایسا نبی مانیں تو کافر اور خارج از اسلام قرار دئے جائیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور لاہور کے دوسرے ممبر حضرت نور الدین اعظم کو چھ سال خلیفۃ المسیح اور واجب الاطاعت امام مانیں اور خلافت کو بموجب الوصیت قرار دیں۔ تو سب درست لیکن ہم ایسا ہی کریں۔ تو پیر پرست اور ضال ٹھہریں۔ اسی طرح اگر جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت محمود کی تعریف کریں اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان قرار دیں۔ تو سب ٹھیک لیکن جب ہم انکو ایسا مانیں تو محبان محمود کہلا کر ملزم قرار دئے جائیں

خاکسار قاضی محمد یوسف از پشاور

ایک ضروری اعلان

احباب کرام کی خدمت میں چندہ نشر و اشاعت و تبلیغی مراکز کی اپیل اور بجٹ بھجوا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس چندہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اور اس لئے کہ اس جاری شدہ کام میں مالی تنگی کی وجہ سے روک پڑ رہی ہے۔ چندہ کی ادائیگی کی طرف بہت جلد توجہ فرمائیں گے۔ اس چندہ کی فراہمی کے لئے خاص طور پر امیر صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان سے خطاب ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان انصار اللہ و تبلیغ کے ذریعہ اس چندہ کو پوری کوشش کے ساتھ فراہم کیا جائے۔ رسیدیں زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ العزیز جلد ارسال کر دی جائینگی۔ تمام مبلغین بھی اس چندہ کے لئے تحریک اور فراہمی میں کوشاں رہیں۔

امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور انصار اللہ صاحبان کے علاوہ اور خاص خاص احباب کی اعانت سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ فی الحال ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور منشی محمد دین صاحب قادیان نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے:۔

نیاز مند

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

ایک احمدی مجاہد تحریک جدید کی سہ ماہی رپورٹ

دیار محبوب سے تو اسی نیت کے ماتحت روانہ ہوا تھا۔ کہ ارضِ مقدسہ یعنی فلسطین میں مستقل طور پر ٹھہر کر خدمت دین کروں لیکن افسوس باوجود انتہائی کوشش کے میرا وہاں رہنا حکومت نے منظور نہ کیا اور تین ماہ سے زیادہ فلسطین میں مقیم رہنا مقدر نہ ہوا۔

عرصہ زیر قیام کی تبلیغی رپورٹ کا ایک حصہ اس سے قبل ارسال کر چکا ہوں۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ کبابیر مصر کے ایک نوجوان کے جو کہ ازہر کے تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن احمدیت کی وجہ سے جامعہ ازہر کی آخری کلاس سے خارج کر دیئے گئے تھے۔ سپرد کیا۔ مدرسہ سے بالکل فارغ ہونے کے بعد ضروری تھا۔ کہ اپنے تبلیغی پروگرام کو وسیع کرتا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ روزانہ جس احمدی کو گاؤں میں صاحب فرصت دیکھتا اسے ساتھ لے کر شہر کے کسی نہ کسی حصے کی طرف معہ عربی عبرانی اور انگریزی ٹریکٹوں کے نکل جاتا اور اس طرح سے تقریباً ہر مذہب اور ہر طبقہ میں پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہنچانے کا موقع مل جاتا۔

یہود کے ایک گاؤں میں تبلیغ

ایک دن اسی سوچ میں تھا کہ آج کدھر کا قصد ہو کہ ایک احمدی نوجوان السید کامل جو عام طور پر یہود کے ہاں کام کرتے ہیں۔ نظر پڑے۔ یوم السبت ہونے کی وجہ سے ان کو چھٹی تھی۔ ان کو ساتھ لے کر جبل الکرمل میں یہود کے گاؤں خوصا میں گیا۔ یہود کی علوم دینیہ سے بے توجگی اور پھر مسلمان عربوں سے فساد کی وجہ سے بے اعتمادی کے باعث بہت کم لوگوں سے بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ صرف چند سمجھدار مردوں اور عورتوں کو عربی اور عبرانی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ واپسی پر راستے میں ایک یہودی پادری سے گفتگو ہوئی اسے تورات کی پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتائیں۔ کچھ دیر سننے کے بعد کہنے لگا میں بہرا ہوں اچھی طرح سن نہیں سکتا اس لئے مجھے معذور سمجھیں۔ حالانکہ مذہبی باتیں شروع ہونے سے قبل وہ اپنے بیٹے کے متعلق جس کی نسبت اس نے کہا تھا کہ وہ بمبئی میں پادری ہے بہت باتیں اور ہندوستان کے متعلق سیاسی سوال و جواب کر چکا تھا

ایک دن میں اور ایک اور احمدی مخلص نوجوان السید محمود الصالح سکرٹری تبلیغ بغرض تبلیغ حیفا کی طرف نکلے راستے میں مختلف لوگوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ حسب موقعہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب استفتاء مطالعہ کے لئے دی۔ تقریباً دوپہر کے وقت شہر میں پہنچے۔ وہاں پر بعض آدمیوں کو تقریباً ایک گھنٹہ پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی۔ راستے میں ایک بوڑھا مسافر نماز پڑھ کر اپنے گدھے پر سوار ہونے کو تھا کہ ہمیں دیکھ کر ٹھہر گیا اس سے گفتگو کی۔ کافی دیر تک ہماری باتیں سنتا رہا۔ اور اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ ہم سے ایک ٹریکٹ لے کر اس نے اس ٹریکٹ کو چوما سینے سے لگایا اور کہنے لگا کہ میں ایک جاہل اور ناعلم ہوں پوری طرح تحقیق نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہاری باتیں مجھے سچی معلوم ہوتی ہیں اگر وہ مہدی اور مسیح جس کا تم ذکر کرتے ہو وہی ہے اور سچا ہے تو آج سے میں نے اسے قبول کیا۔ اس کے بعد اس نے وعدہ کیا کہ اگر دوبارہ حیفا میں آیا تو ضرور ملاقات کرے گا۔

حیفا کے بہائی مشن میں تبلیغ

چونکہ بہائیوں کا ہیڈ کوارٹر قریب ہی تھا اور ان کے ہفتہ وار اجلاس کا موقع بھی تھا۔ اس لئے ہم نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ان کے مشن میں چلے گئے لیکن معلوم ہوا کہ آج کل ان کے مشنری کی عدم موجودگی کی وجہ سے اجلاس وغیرہ بند ہیں۔ وہاں چند نوجوان مرد اور عورتیں باغ میں موجود تھیں ان کے سامنے اہل بہا کے عقائد کو غلط ثابت کیا گیا۔ مگر کسی نے تردید نہ کی۔ ایک مسلمان نوجوان نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کی۔ اور ہمارے دلائل سن کر بہت حیران ہوا۔ سورہ مائدہ کے آخری رکوع کے متعلق کہنے لگا کہ میں نے کئی مرتبہ قرآن کریم پڑھا ہے لیکن یہ کونسے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دفعہ میری نظر سے گزرا ہے۔

ایک عیسائی پادری سے گفتگو

ایک مرتبہ میں سمندر کے کنارے شہر کی طرف جا رہا تھا۔ حیفا کے تین چار مزدور میرے ساتھ تھے میں ان سے احمدیت کے متعلق باتیں کر رہا تھا۔ ایک جگہ درخت کے نیچے ہم کھڑے ہو گئے۔ ایک پادری ہمارے پاس آ کھڑا ہوا۔ یہ سن کر کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اب واپس نہیں آ سکتے۔ بہت طیش میں آیا قرآن کریم کی آیت بل رفعہ اللہ الیہ پیش کر کے کہنے لگا قرآن خود کہتا ہے وہ آسمان پر اٹھائے گئے تم کیسے انکار کرتے ہو میں نے کہا آپ قرآن کریم کو کیا جانیں جن کو اس کی قبولیت کی توفیق بھی نہیں ملی۔ بتائیے۔ رفعہ الملک الیہ کے کیا یہ معنے ہیں کہ بادشاہ اس کو اپنے پاس اٹھا کر لے گیا یا یہ کہ فلاں شخص کو بادشاہ نے اپنا مقرب بنا لیا۔ پھر کہنے لگا انجیل کہتی ہے کہ مسیح آسمان پر اٹھائے گئے اور قرآن انجیل کی تصدیق کرتا ہے میں نے کہا قرآن ان معنوں میں انجیل کی تصدیق نہیں کرتا کہ جو کچھ رطب یابس تم نے اس میں بھر دیا۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ورنہ وہ یہ نہ کہتا لاتزال تطلع علٰی خائنۃٍ منہم اور یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ پس انجیل کا یہ کہنا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے حجت نہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ یہ قول پولوس کا ہے جو نہ مسیح کے شاگردوں میں سے تھا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اس کا تعلق تھا۔ رہا حواریوں کا یہ کہنا کہ مسیح پہاڑ پر دکھائی دیا۔ اور اس کے بعد ایک بدلی میں غائب ہو گیا۔ اس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ مسیح پہاڑ کی ایک طرف سے دوسری طرف جا رہا تھا۔ جب چوٹی پر پہنچا تو ایک بدلی اس کے اور حواریوں کے درمیان حائل ہو جانے کی وجہ سے حواری اسے دوبارہ نہ دیکھ سکے۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ آسمان پر اٹھا لیا گیا پھر کہنے لگا۔ آج کل ہمیں ان بحثوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ ہم عیسائی اور مسلمان سب عرب اور فلسطین کے باشندے ہیں۔ ان دینی بحثوں سے بڑھ کر ہمارے وطن کا مسئلہ ہے آج کل ہمیں یہود کے مقابلے کی تیاری میں مصروف رہنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ میں نے کہا درست ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دین کو چھوڑ دیں۔ انسانی حیات کی اساس اسی پر قائم ہے اگر ہم نے دین کو چھوڑا تو دنیا بھی گئی۔ پس ان سیاسی الجھنوں کی نسبت دین زیادہ ضروری ہے۔ دین میں دنیا مل سکتی ہے لیکن دنیا سے دین کا ملنا محال ہے۔ غرض محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی مدد سے مجھ جیسے ناچیز کو یہ توفیق ملی کہ میں پیغام احمدیت لوگوں تک پہنچاؤں۔

سفر ناصرہ۔ قدس۔ بیت اللحم اور خلیل

فلسطین میں رہنے کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ لیکن حکومت نے یہود نوازی کی وجہ سے مجھے اجازت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ دی۔ اس کے بعد میں نے سوریا کے لئے فرانسیسی کونسل سے ویزا لینے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے بھی سوریا جانے کی اجازت نہ دی۔ کیونکہ میرے پاسپورٹ پر سوریا کا نام نہ تھا۔ آخر میں نے بیت المقدس جاکر مصر کے لئے اجازت حاصل کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس عزم کے ماتحت حیفا سے موٹر پر قدس روانہ ہوا۔ راستے میں بعض خاص مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کی بستی ناصرہ اور ان کی بعض خاص یادگاریں یہاں پر زیادہ تر عیسائیوں کی تعداد تھی۔ بعض آدمیوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ الوہیت مسیح کی تردید میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ تقریباً عصر کے وقت قدس پہنچا۔ دفاتر بند ہونے کی وجہ سے یہ ارادہ کیا کہ رات خلیل میں گزاروں اور صبح قبور انبیاء اور حرم وغیرہ کی زیارت کرکے ۹ بجے سے پہلے قدس پہنچ جاؤں۔ چنانچہ وہاں سے موٹر پر سوار ہو کر شام کے قریب خلیل پہنچا وہاں پر مصر کا ایک شخص عبد الفتاح بازار میں سے جا رہا تھا۔ میں نے اس سے راستہ پوچھا۔ اور باتیں شروع ہوگئیں۔ اس کو احمدیت کی تعلیم اور اپنی بلاد عربیہ میں آنے کی غرض سے مطلع کیا۔ اس کے بعد اس نے اصرار کیا کہ رات اس کے پاس گزاروں شہر سے تقریباً تین میل باہر کھیتوں میں اس کا گھر تھا وہاں پر رات اس کے پاس ٹھہرا۔ صبح اٹھ کر شہر میں گئے۔ حرم میں قبور انبیاء کی زیارت کی مسجد میں داخل ہوتے ہی بہت سے مشائخ اور درویش میرے گرد جمع ہوگئے اور ساتھ ہو لئے۔ ایک جگہ پر ایک چھوٹی سی سل پر ایک پاؤں کا نشان دکھا کر کہنے لگے۔ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاؤں مبارک ہے۔ میں نے کہا یہ کس طرح ممکن ہے کہ چلتے چلتے پتھر میں دھنس جائے۔ کہنے لگے۔ جب ایک شخص کا دل شیشے کی طرح صاف ہو تو ممکن ہے کہ معجزہ کے رنگ میں اس کا پاؤں پتھر میں دھنس جائے۔ میں نے کہا اگر معجزہ ہے تو اس کا ذکر تاریخ سید نا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا احادیث میں ہونا چاہئے لیکن کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ پھر کہنے لگے ہمیں تو علم نہیں لوگ کہتے چلے آتے ہیں۔ کہ یہ قدم حضور علیہ السلام کا ہے ممکن ہے غلط ہو۔ زیارت قبور کے بعد میں نے پوچھا تمام بڑے بڑے انبیا بنی اسرائیل یہاں موجود ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ کی قبر کا یہاں پر پتہ نہیں ملتا۔ جھٹ کہنے لگے وہ آسمان پر ہیں۔ میں نے کہا۔ تمام انبیاء حتی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو زمین میں مدفون ہیں۔ ان کو کس خصوصیت کے ماتحت خدا نے آسمان پر اٹھا لیا۔ اس کے بعد وہ سمجھ گئے کہ میں احمدی ہوں اور میرے ساتھی نوجوان نے اشارہ کیا کہ اب سوائے اس کے کہ یہ لوگ شور مچائیں یا فساد کریں۔ کچھ نہ سمجھیں گے۔ اس لئے چلنا چاہئے۔ لیکن ان مشائخ کو چونکہ ہم سے امید تھی۔ کہ ہم ان کو کچھ پیسے دیں گے۔ اس لئے وہ خاموش ہی رہے ہم بھی خاموشی کے ساتھ چل پڑے۔ وہ سب ہمارے پیچھے پیچھے ہو لئے جب ہم آخری دروازے پر پہنچے تو میں نے ایک سے پوچھا "تعرف الاردویہ" یعنی کیا تم اردو جانتے ہو۔ لیکن اس کا خیال چونکہ اس طرف تھا۔ کہ یہ ہمیں کچھ نقدی دے گا۔ کہنے لگا "نعم اعرف الاردویہ" اس نے سمجھا شاید میں اس سے پوچھتا ہوں ہندوستانی روپے جانتے ہو حکومت کی طرف سے چونکہ اعلان موجود تھا کہ انہیں کچھ نہ دیا جائے اس لئے ہم بغیر ان کی طرف توجہ کئے باہر نکل آئے آخر انہوں نے نا امید ہو کر ہمیں گالیاں دینی شروع کر دیں۔

راستے میں بیت اللحم میں بھی بعض مقامات کی زیارت کی اور بعض عیسائیوں کو مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی خبر دی۔ الوہیت مسیح کے متعلق گفتگو کی۔ اور اس کے بعد تقریباً ۱۰ بجے کے قریب بیت المقدس پہنچا۔ مصری قونصل میں گیا۔ انہوں نے بمشکل پندرہ دن مصر میں ٹھہرنے کی اجازت دی آخر قدس سے واپس آکر براستہ جہاز عازم مصر ہوا اور تیسرے دن اسکندریہ پہنچا۔ وہاں مکرم احمد آفندی حلمی کے ہاں تین چار دن ٹھہرا اس عرصہ میں بعض ہندوستانیوں کو جو اسکندریہ میں تاجر ہیں تبلیغ کا موقع ملا۔ اس کے بعد قاہرہ پہنچا اور یہاں اب کوشش کر رہا ہوں کہ زیادہ مدت رہنے کی اجازت مل جائے لیکن حکومت نے ابھی تک اطلاع نہیں دی۔ اس عرصہ میں میں اور برادرم مولوی محمد سلیم صاحب مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے جاتے رہے خاص ایک قصبہ حلوان میں تقریباً تین چار دفعہ گئے اور وہاں نوجوانوں کو رات کے ۱۲ بجے تک تبلیغ کرتے رہے ہیں وہ لوگ نہایت شوق سے سنتے ہیں امید ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد ہی احسن نتائج پیدا کرے گا۔

چند المانی نوجوانوں سے گفتگو

ایک دن میں اور مولوی محمد سلیم صاحب بازار سے جا رہے تھے۔ کہ چار پانچ المانی نوجوانوں سے جو کہ جامعہ ازہر میں تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں ملاقات ہوئی۔ ان سے بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ آخر ہم ایک قہوہ خانہ میں بیٹھ گئے۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک انہیں تبلیغ کی گئی۔ ان میں سے ایک نوجوان کی میرے ساتھ گفتگو شروع ہوئی۔ وفات مسیح کے متعلق کہنے لگا۔ کہ یہ صحیح ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ آسمان پر نہیں گئے۔ میں نے کہا آپ کے تمام اساتذہ ازہر کا متفقہ طور پر عقیدہ ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ کہنے لگا وہ غلطی پر ہیں اس کے بعد اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی غرض وغایت سے آگاہ کیا۔ کہنے لگا مجھے آپ کی کتب اور اخبارات سے بہت دلچسپی ہے میں ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جب میں المانیہ میں تھا تو میرے بھائی نے آپ کے خلیفہ صاحب کو خط لکھا تھا۔ کہ مجھے بعض کتابیں روانہ کریں۔ میں احمدیت کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر انہوں نے میرے بھائی کے نام المانیہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگلش) اور تفسیر القرآن (جزو اول) انگلش اور "احمد" روانہ کیں۔ ان سب کتب کا میں نے بھی مطالعہ کیا ہے اور سن رائز کا بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا تھا۔

تفسیر القرآن میں سے اس نے حضرت آدم علیہ السلام کے قصے کی تفسیر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق وما کفر سلیمان کی تفسیر کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بہت ہی اچھی تفسیر ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر اس تفسیر کے تمام اجزا موجود ہوں تو آپ مجھے مہیا کر دیں اس کے بعد ہم نے ان کو اپنے مکان کا پتہ دیا اور وہ دوبارہ ملاقات کے وعدے پر رخصت ہوئے۔ القصہ خورشید احمدیت کی نورانی کرنیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش فرمودہ حقیقی اسلام تاریکی کے بادلوں کو چاک چاک کر رہی ہیں اور وہ دن بہت ہی قریب ہیں کہ طلوع الشمس من مغربہا کی پیشگوئی اپنی تمام اور پوری شان کے ساتھ پوری ہو۔

درخواست دعا

انسانی کوششیں بیکار ہیں اگر اللہ تعالےٰ کی مدد۔ نصرت اور اس کا خاص فضل اس کے بندوں کے شامل حال نہ ہو اس لئے میں سب سے اول اپنے آقا سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور بعدہ احباب جماعت کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ناچیز کو بھی دیگر مجاہدین احمدیت کے لئے دعا کرتے وقت ضرور یاد رکھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری ہر میدان میں مدد کرے اور وہ مشکلات جو پاسپورٹ کے سلسلہ میں مجھے درپیش ہیں ان کا بہتر حل فرمائے اللھم آمین۔ (احقر محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید مقیم قاہرہ (مصر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ چہارم مقام چکوال

دیوانی ۳۴۲ ۱۹۳۷ء

امیر سنگھ ولد لکھا سنگھ ذات سکھ پیشہ دوکانداری سکنہ باوشاہاں تحصیل چکوال

بنام

عجب سنگھ ولد جگت سنگھ سکنہ ڈہوڈیال پیشہ دوکانداری حال معرفت سردار صاحب سنگھ چراغ بارک طہران ملک ایران

دعوے ۲۶۰/۱۰/۰ روپے بروئے تمسک

بنام عجب سنگھ ولد جگت سنگھ سکنہ ڈہوڈیال پیشہ دوکانداری حال معرفت سردار صاحب سنگھ چراغ بارک طہران ملک ایران مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی عجب سنگھ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام عجب سنگھ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر عجب سنگھ مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۱۱/۳۷ کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۳۷/۹/۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ریشمی بوسکی دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو سو روپیہ انعام عرض ۲۷ انچ قیمت ۹ گز ۴/۸ محصول ۸؍ ۲۵ گز آٹھ روپے ۵۰ گز ۱۵ روپے محصول معاف ناپسند ہو تو واپس کر دیں۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لدھیانہ پنجاب

شادی ہو گئی

مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

ہر مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر موتی کستوری جدوار امیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵ عہ) میں ایک ماہ کی خوراک ہے

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

اشتہار ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے پی۔ سی۔ ایس

سب جج بہادر درجہ اول شیخوپورہ

مسمات فاطمہ بی بی دختر کرم دین قوم عیسائی ساکن شیخوپورہ مدعی

بنام

جلال دین ولد امام الدین قوم ماچھی ساکن تانسی ضلع گورداسپور

نمبر مقدمہ ۱۹۵ دیوانی دعویٰ تنسیخ نکاح

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی جلال دین مذکور سکونت ترک کر گیا ہے۔ اس کی اطلاع بطریق معمولی ہونی مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام جلال دین مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جلال الدین مذکور بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مقام شیخوپورہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۷/۹/۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ اس علاج کو نہایت مفید پائیں گے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو چیز باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولیڈر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بیکار کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ/۲) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوا ضرور منگوا رکھیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ کل یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا۔ کہ کانگرس فیڈریشن کی سکیم کو کامیاب نہیں ہونے دے گی اور اسے تباہ کر کے دم لے گی۔

بریلی ۱۰ اکتوبر۔ بریلی میں ایک پٹاخہ کے پھٹنے سے آتشبازی کے سامان کو آگ لگ گئی۔ جس سے بہت بڑا دھماکا ہوا۔ اور بارہ آدمی ہلاک اور کئی ایک مجروح ہوئے۔ آٹھ دکانیں مسمار ہو گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک دوکاندار نے دوجا کے تہوار کے موقع پر پندرہ سو روپے کے جاپانی پٹاخے منگا رکھے تھے۔ اور اسی سامان کو لوہے کے صندوقوں میں رکھا ہوا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گولہ ان صندوقوں پر گرا۔ جس سے تمام گولے پھٹ گئے۔

پٹنہ ۱۱ اکتوبر۔ پٹنہ میں کثرت باراں کے باعث ایک مکان گر جانے سے کئی اشخاص ہلاک و مجروح ہو گئے شہر میں اور بھی بہت سے مکانات منہدم ہو گئے۔

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ اخبار "خلافت" لکھتا ہے کہ ریاست مانگرول کے مسلمان فرمانروا نے اپنی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائداد کو رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر کے ہندوستان کے دوسرے والیان ریاست کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ سر عبد القادر سے جو حال ہی میں لنڈن سے آئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ اطلاع کہ انہیں پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر بنایا جائیگا درست ہے۔ سر عبد القادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ سر عبد القادر پانچ ماہ کے لئے ہندوستان آئے ہیں جس کے بعد وہ انگلستان واپس چلے جائیں گے اور بدستور انڈیا کونسل کے ممبر کی حیثیت سے کام کریں گے

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ شب "دمی فلطین" کے ایک مظاہرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے پریذیڈنٹ روزولیٹ کی تقریر کا خیر مقدم کیا۔ جو انہوں نے شکاگو میں کی تھی۔ اور کہا۔ کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ امریکہ بین الاقوامی جھگڑوں سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ لیکن اب پریذیڈنٹ روزولیٹ کو احساس ہو گیا۔ کہ اگر عالمگیر قانون شکنی کی فضا کو پھیلنا دیا جائے تو کوئی ملک بھی حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ پیرس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ میجورکا میں ۲۰ ہزار سے ۳۰ ہزار تک اطالوی افواج کا ایک دستہ جمع ہو گیا ہے۔ اور حکومت ہسپانیہ کے جزیرہ مینورکا پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ بنگال کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے اجلاس نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں اس مضمون کا ریزولیوشن پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ کانگرسی صوبوں میں سی۔ آئی۔ ڈی کا محکمہ اڑا دیا جائے۔

سلیم ۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس نے ضلع سلیم کی پولیس میں گیارہ سب انسپکٹروں ۳۴ ہیڈ کانسٹیبلوں اور قریباً ۱۰۰ کانسٹیبلوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ ہر تعلقہ میں ایک سب انسپکٹر ممانعت شراب کی سکیم کے نفاذ کا انچارج ہوگا۔ اس کے ماتحت دو ہیڈ کانسٹیبل اور چند سپاہی ہونگے۔ جو ناجائز شراب کے سلسلہ میں اس کی مدد کریں گے۔

بیت المقدس ۱۰ اکتوبر۔ پولیس نے ایک یہودی کلب ہاؤس پر چھاپا مار کر بہت سا سامان حرب برآمد کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سامان امریکہ اور فرانس سے منگوایا گیا تھا۔ فلسطین میں اس کی درآمد شامی سرحدات کے راستے ہوئی ہے۔ برآمد کئے جانے والے سامان حرب میں ۱۲ بم۔ ۲۰ پستول ۴ رائفلیں اور دو ہزار کارتوس ہیں۔ پولیس اس سلسلہ میں تل ابیب کے یہودی بستیوں کی تلاشیاں لے رہی ہے

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ سندھ میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ کالج بنانے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ سندھ مدرسہ (کراچی) کو کالج میں تبدیل کرنے کی تجویز کی عام تائید کی گئی ہے۔

الہ آباد ۱۰ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ الفرڈ پارک میں واقع ملکہ وکٹوریا کے خوبصورت مجسمہ کو کل رات کسی نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور شاہی عصا اور تاج توڑ دیا۔

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی کے مسلم ممبروں نے فلسطین کی صورت حالات کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ تقسیم کی تجویز ناقابل قبول ہے اور ہمارا مطالبہ ہے کہ فلسطین کو عربوں کے حوالہ کر کے انتداب کو ختم کیا جائے اور موجودہ متشددانہ اور یہود نواز پالیسی کا خاتمہ کیا جائے۔ ورنہ اس امر کا شدید خطرہ ہے کہ برطانیہ دنیائے اسلام کی دوستی سے محروم ہو جائے

لکھنؤ ۱۰ اکتوبر۔ علیگڑھ میں رام لیلا کے جلوس میں بم کا جو دھماکا ہوا تھا۔ اس کے متعلق مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قریباً ایک درجن اشخاص مضروب ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلوس ایک دکان کے پاس سے گذر رہا تھا کہ بم پھٹ گیا۔ بم کسی گمنام آدمی نے دکان کے نزدیک ایک صندوق میں بند کیا ہوا تھا۔

مظفر گڑھ ۱۰ اکتوبر۔ سکھوں نے ہندوؤں کے ایک دھرم سالہ پر قبضہ کر کے وہاں گوردوارہ بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ شہر کے ہندوؤں میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے

حیدر آباد دکن ۱۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سال اعلیحضرت نظام کی حکومت کے بجٹ میں ۶۶ر۱۷ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ آمدنی کا اندازہ ۸۹ر۱۷۵۴ لاکھ روپیہ اور اخراجات کا تخمینہ ۸۷۶ر۱۰ لاکھ روپیہ ہے۔

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس ضمن میں ۱۵ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائیگی۔ احباب اپنا روپیہ براہ راست ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیجکر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔